SHABANA PERVEEN.
Asst. Professor, Dept. of URDU,
Vaishali Mahila College, Hajipur
B.A (H) Part II, Paper III
TOPIC:- IQBAL KI DUSRI GHAZAL KI TASHREEH

دوسری غزل کی تشریح

شعر ۱ :- اگر کج رو ہیں انجم آسماں تیرا ہے یا میرا
مجھے فکر جہاں کیوں ہو جہاں تیرا ہے یا میرا

اقبال کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ اس میں شک نہیں کہ انجم (ستارے) کجرو ہیں یعنی دنیا کے اکثر لوگ تیری مرضی پر نہیں چلتے یعنی صراط مستقیم پر چلنے کے بجائے شیطانی راستوں پر چل رہے ہیں لیکن مجھ کو اس بات پر اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تو نے یہ دنیا اس نہج پر کیوں بنائی کہیں قدر و منزلت نہیں ہے۔ یہ جہاں تیرا پیدا کردہ ہے میرا پیدا کردہ نہیں اور اس کی تخلیق میں کسی انسان کے مشورے کو دخل ہے اس لئے میں تیری مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔
انسان کا فرض یہ نہیں کہ وہ مشیت ایزدی پر اعتراض کرے بلکہ اس کا فرض یہ ہے کہ وہ خالق کائنات کی مرضی پر چلے۔

شعر ۲ :- اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب لامکاں تیرا ہے یا میرا

مطلب: اس شعر میں لفظ "لامکاں" تشریح طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص صفات میں سے ایک صفت اس کی یہ بھی ہے کہ وہ ذات بے انتہا مکان اور زمان میں نہیں ہے نہ وہ مکان میں ہے نہ زمان میں۔ اقبال شاعرانہ انداز میں اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے خدا اگر لامکاں میں تیرے عشاق موجود نہیں ہیں یا بالفاظ واضح تر اگر فرشتے تیرے عشق میں ہنگامہ ہائے شوق برپا نہیں کرتے تو یہ بات تیری مشیت کے عین مطابق ہے کیونکہ تو نے فرشتوں کے اندر عشق کا جذبہ ودیعت ہی نہیں کیا دوسرے لفظوں میں اقبال اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں کہ اے خدا یہ محض تیرا کرم ہے کہ تو نے انسان کو اپنی محبت سے نوازا ہے۔

شعر ۳ :- اے صبح ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر
مجھے معلوم کیا وہ رازداں تیرا ہے یا میرا

مطلب کہتے ہیں کہ اے خدا یہ صحیح ہے کہ ابلیس نے تیرے حکم سے سرتابی کی لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس میں انکار کی جرأت تیری ہی مشیت کی بدولت پیدا ہوئی تیری مشیت کا تقاضا یہی تھا۔ اگرچہ تو چاہتا تو ایسی دنیا بھی پیدا کر سکتا تھا جس میں ابلیس کا وجود ہی نہ ہوتا لیکن تو نے اس صورت کو نہیں کیا بہر حال میرا فرض تو تیری مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔

شعر ۵ :- محمد بھی ترا جبریل بھی قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

مطلب :- اے خدا ! اس میں شک نہیں کہ حضور اکرم ؐ اور حضرت جبرئیل اور قرآن حکیم یہ تینوں تیرے ترجمان ہیں یعنی تیری مرضی اہل دنیا پر ظاہر کرتے ہیں لیکن یہ حرف شیریں یعنی یہ جذبہ عشق و محبت جو انسان کے قلب میں موجزن ہے اسی جذبہ عشق کی بدولت اللہ اور اس کے رسول برحق کی عزت کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جان پر کھیل جاتا ہے۔

شعر ۶ :- اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا

مطلب : اے خدا تیری یہ دنیا آدم کے دم سے آباد ہے اسی کی بدولت اس میں خوبصورتی اور رونق ہے اگرچہ جذبہ عشق ختم ہو جائے تو آدم ختم ہو جائے گا اور زوال آدم خاک میرا زیاں نہیں ہے بلکہ اس میں آپ ہی کا نقصان ہے کیونکہ جمادات نباتات اور حیوانات نہ آپ سے محبت کر سکتے ہیں اور نہ آپ کے نام پر سر کٹا سکتے ہیں۔